سوال

(65)اہل کتاب سے کیسا سلوک کرنا چاہیۓ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غیر مسلم اہل کتاب جو ہمارے ساتھ رہتے ہیں، ظاہر ہے کہ وہ جزیہ نہیں دیتے بلکہ مسلمانوں سے دشمنی کرتے ہیں، جب بھی مسلمانوں اور اسلام کو نقصان پہنچانے کا موقع ملے وہ اس میں ضرور شریک ہوتے ہیں، خواہ کھل کر شریک ہوں یا خفیہ طور پر۔ اس قسم کے افراد سے کس طرح کا برتاؤ کرنا چاہیۓ۔ اس مقام پر مسلمان ''عدم موالات'' کا اظہار کس طرح کرسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو غیر مسلم شخص مسلمانوں کے ساتھ صلح صفائی سے رہے اور انہیں تنگ کرنے کی کوشش نہ کرے، ہم بھی اس سے اچھا سلوک کریں گے اور اس کے متعلق ہم پر اسلام کی طرف سے جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ پوری کریں گے، یعنی اس سے بھلائی' نصیحت اور حق کی طرف رہنمائی۔ ہم اسے دلائل کے ساتھ اسلام کی طرف دعوت پیش کریں گے، شاید وہ اسلام قبول کرلے۔ اگر وہ قبول کرلے تو بہتر ورنہ ہم ان سے وہ فرائض ادا کرنے کا مطالبہ کریں گے جو قرآن وحدیث کی روشنی میں مسلمان ملک کے غیر مسلم باشندے پر عائد ہوتے ہیں۔ اگر وہ لوگ اپنے فرائض ادا کرنے سے انکار کریں تو ہم اس سے جنگ کریں گے۔ حتی کہ اسلام غالب اور کفر مغلوب ہوجائے۔ اس کے برعکس جو غیر مسلم سرکشی کا رویہ اختیار کرے، مسلمانوں کو تنگ کرے اور ان کے خلاف سازشیں کرے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسے اسلام کی دعوت دیں، اگر وہ انکار کرے تو مسلمانوں کو پہنچنے والی تکلیف کے ازالہ اور دین کی مدد کے لیۓ اس سے قتال کریں۔ ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ

''جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں آپ انہیں ایسے لوگوں سے دوستی کرتے نہیں پائیں گے جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ خواہ وہ (مخالفت کرنے والے) ان (مومنوں) کے باپ'بیٹے، بھائی یا اقارب ہی ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کردی ہے اور اپنی طرف سے ایک روح (جبرائیل علیہ السلام) کے ساتھ ان کی مدد فرمائی ہے۔

نیز فرمان الٰہی ہے:

لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ   إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ

وَظَاہَرُوا عَلٰى إِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

''جن لوگوں نے تم سے دین کی بنیاد پر جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، اللہ تعالیٰ تمہیں ان کیساتھ نیکی اور انصاف (کا سلوک) کرنے سے نہیں روکتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنھوں نے تم سے دین کی بنیاد پر جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا اور تمہارے نکالنے پر (نکالنے والوں سے) تعاون کیا۔ جو ان سے دوستی کریں گے وہی (لوگ) ظالم ہیں۔''

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۸۹۶۹۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ 72

محدث فتویٰ